پاکستان میں تعلیمِ نسواں کے انتظام و انصرام کی جداگانہ تشکیل کے امکانات کا جائزہ

تحقیق : کرنل ظفر محمود خاور

رہنمائی : ڈاکٹر احمد فاروق مشہدی

مقالۂ ہٰذا کو پی ایچ۔ڈی ڈگری کے حصول کے لئے بہاءُالدین زکریا یونیورسٹی ملتان

کو پیش کیا گیا

1999

اختصاریہ

اسلام سے پہلے عورت کو پست درجے کی مخلوق سمجھا جاتا تھا ۔ کہیں دُختر کُشی کا رواج تھا ، کہیں عورت کو انسانیت کے دائرے سے باہر کی شے کہا جاتا تھا اور کہیں حوّا کے گناہ کا سرچشمہ سمجھتے ہوئے عورت کے وجود کو مکروہ اور ناپاک قرار دیا جاتا تھا۔ عورت کو جہنم کا دروازہ اور تمام آفات کا سبب گردانا جاتا تھا۔ عورت کی زندگی کا مقصد صرف اور صرف مرد کی غلامی اور خدمت تھا۔ عورت کو قابلِ تبادلہ اور قابلِ فروخت جنس سمجھا جاتا تھا۔ طلاق اتنا عام تھا کہ عورتیں اپنی عمر کا حساب اپنے شوہروں کی تعداد سے لگاتی تھیں ۔ مرد وارث کی موجودگی میں عورت کو وراثت سے محروم رکھا جاتا تھا۔ تعلیمی زندگی میں عورت کا دخل ناممکن تھا۔ عورت کو شیطان کے آنے کا دروازہ ، شجرِ ممنوعہ کی طرف لے جانے والی ، خدا کا قانون توڑنے والی اور خدا کی تصویر یعنی مرد کو غارت کرنے والی مخلوق جیسے القاب سے نوازا جاتا تھا۔ اسے نجاست کی پوٹ، سانپ کی نسل اور منبعِ شر کہا اور سمجھا جاتا تھا۔ اسلام نے عورت کو اس کا صحیح مقام دلایا ۔ اس کے گرے ہوئے مقام کو بلند کیا۔ اسلام کے مطابق عورت ، انسانیت سے خارج مخلوق نہیں بلکہ مرد ہی کی طرح معاشرے کا اہم حصہ ہے۔ عورت اور مرد ایک ہی اصل سے تعلق رکھنے کی وجہ سے انسانیت کے زمرے میں برابر کے شریک ہیں ۔ اسلام نے عورت کو ماں ، بیوی اور بیٹی کی حیثیت میں عِزّت و احترام کی علامت بنا کر پیش کیا ، اسے میراث میں حصہ دار ٹھہرایا اور اسے تعلیم کے حصول کے قابل سمجھا ۔

حدیث "علم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے" نے حصولِ علم کے سلسلے میں ، مرد اور عورت کے درجے کو برابر قرار دیا ۔ اسلام نے عورت پر علم کے دروازے کھول کر اصل میں تفہیمِ دین کی راہوں کو کھولا کیونکہ علم کے بغیر عورت ، دین کی روح تک نہیں پہنچ سکتی ۔ اسی لئے حضور اکرمؐ نے عورت کے لئے بھی علم کے حصول کو فرض قرار دیا ۔ آپ نے تعلیمِ نسواں کے لئے خود بھی مجالس قائم کیں اور دوسروں کو بھی تلقین کی کہ وہ عورتوں کی تعلیم کا اہتمام کریں ۔ ہر اسلامی دور میں مسلمان خواتین علم و تعلّم سے وابستہ رہیں ۔

یہ درست ہے کہ اسلام نے عورت کے معاشرتی اور سماجی درجے کو بلند کیا اور یہ بھی حقیقت ہے کہ دینِ علم نے عورت کی تعلیم پر زور دیا لیکن یہیں ایک نازک مرحلہ آتا ہے ۔ اسلامی معاشرہ مرد اور عورت، بالغ لڑکے اور لڑکی کے آزادانہ اختلاط کو پسند نہیں کرتا اور اسی لئے پرائمری سطح سے اوپر مخلوط تعلیم کے حق میں بھی نہیں کیونکہ اس کے نتیجے میں بہت سی اخلاقی بُرائیاں جنم لیتی ہیں جو اسلامی اقدار کی نفی کرتی ہیں ۔ پاکستان ، اسلامی نظریۂ حیات کی اساس پر قائم ہے اور بانیٔ پاکستان کا یہ فرمان مطالبۂ پاکستان کی روح تک پہنچنے کے لئے کافی ہے کہ "پاکستان کا منشا حصولِ استقلال و آزادی ہی نہیں بلکہ اسلامی نظریۂ حیات اور اس کا تحفظ ہے" ۔ اس لئے پاکستان میں تعلیم کے ایسے ڈھانچے کی ضرورت ہے جو اسلامی نظریۂ حیات سے ہم آہنگ ہو ۔ ایسے نظام تعلیم کی ضرورت ہے جو مسلمان عورت کی عفت اور عصمت کی حفاظت کرے اور خواتین کی، حصولِ تعلیم کی راہ میں آنے والی رکاوٹیں کو دُور کرے ۔ انہیں گھر اور معاشرے کے لئے

کارآمد اور مفید بھی بنائے اور دُنیا اور آخرت میں ان کی کامیابی اور سُرخروئی کا اہتمام بھی کرے - یہ مقصد صرف اور صرف تعلیمِ نسواں کے انتظام و انصرام کی جُداگانہ تشکیل ہی سے حاصل کیا جا سکتا ہے - پاکستان میں صوبائی اور مرکزی سطح پر ایک ایسا نظام وضع کیا جائے جو خواتین کی تعلیم کے علیحدہ ادارے قائم کرنے میں کارآمد اور مفید ثابت ہو - اس نظام میں خواتین کے ہر سطح کے تعلیمی اداروں میں تدریس کا کام صرف اور صرف عورتوں کے سپرد ہو - ان اداروں کے انتظامی اور نگرانی سے مربوط امور کی ذمہ دار بھی خواتین ہوں - مرد کی حاکمیت کے طلسم کو توڑا جائے اور عورتوں پر لگائے گئے اس الزام اور غلط تاثر کو ختم کیا جائے کہ عورتیں انتظامی امور میں بغیر مرد کے سہارے کے نا اہل ثابت ہوتی ہیں - یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب خواتین کی صلاحیتوں پر اعتماد کیا جائے گا اور ایک ایسے انتظامی ماڈل کو عملی طور پر آزمایا جائے گا جس میں تعلیمِ نسواں کی ذمہ دار کُلّی طور پر خواتین ہوں -

تحقیق کا مقصد تعلیمِ نسواں کے جُداگانہ انتظام و انصرام کا ایک قابلِ عمل ماڈل تیار کرنا تھا - ماڈل کو آخری شکل دینے سے پہلے ایک سوالنامہ (رویے کی سکیل) مُلک کے مختلف ماہرینِ تعلیم ، انتظامی افسران ، عُلَما ، دانشوروں ، اساتذہ اور تعلیمی انتظامیہ سے متعلق افراد کو رائے اور تبصرے کے لئے بھیجا گیا - سوالنامے کی تنظیم کا مقصد یہ معلوم کرنا تھا کہ اہل الرائے ، عورتوں کی تعلیم کی اہمیت ، تعلیمِ نسواں کے لئے علیحدہ تعلیمی اداروں کی ضرورت اور خواتین کے لئے جُداگانہ نصاب ، ٹیچرز ، انتظامیہ ، مالیات اور نگرانی کے بارے میں کیا رویہ رکھتے ہیں ؟ مطالعے کے نتیجے میں 59 فی صد ماہرین جُداگانہ

تعلیمی انتظام و انصرام کے حق میں تھے۔ 13 فیصد ماہرین کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پائے ۔ (رویّہ بین بین تھا) جب کہ 28 فی صد افراد' خواتین کے لئے علیحدہ تعلیمی ڈھانچے کے حق میں نہیں تھے ۔ اس مطالعہ نے ماڈل کی تشکیل کے لئے بنیاد فراہم کی ۔ سوالنامہ کی تنظیم کے علاوہ چند ممتاز پاکستانی دانشوروں سے انٹرویو بھی لئے گئے۔ اِن کے تاثرات کا تجزیہ یہ ہے ۔

- نیک کام میں دیر کیسی؟ عورتوں کے لئے جُداگانہ تعلیمی نظام ، کل کی بجائے آج ہی شروع کر دیا جائے تو بہتر ہے "
- عورت کی تعلیم کا براہِ راست تعلق ملکی ترقی سے ہے ۔ عورتوں کی علیحدہ تعلیم پر اتنا بوجھ نہیں پڑے گا جو ناقابل برداشت ہو ۔"
- تعلیم پر خرچ ، بہترین سرمایہ کاری ہے ۔ اگر عورتوں کی جُداگانہ تعلیم کی وجہ سے ملک پر بوجھ پڑتا بھی ہے تو کوئی بات نہیں ۔ "
- عورتوں کی تعلیم کے علیحدہ انتظامات ہوں گے تو عورتیں زیادہ تعلیم حاصل کریں گی ۔"

سوالنامے اور انٹرویو کی تنظیم سے اخذ کردہ نتائج کی اساس پر خواتین کی تعلیم کے جداگانہ انتظام و انصرام کے لئے ایک جامع ماڈل تجویز کیا گیا ۔ ماڈل کی جزئیات درج ذیل تھیں ۔

(i) ۔ صوبائی سطح کا ماڈل

(ii) ۔ مرکزی سطح کا ماڈل

(iii) ۔ ایلی منٹری ایجوکیشن کے لئے ماڈل

(iv) ۔ ثانوی سطح کی تعلیم کے لئے ماڈل

(v) انتظامی ماڈل

(vi) نگرانی کا ماڈل

(vii) مالیاتی ماڈل

ماڈل کی تشکیل کے بعد آخر میں چند تجاویز پیش کی گئیں جن میں وہ سفارشات بھی شامل تھیں جو حکومت اور فلاحی اداروں سے متعلق تھیں اور وہ تجاویز بھی جو مستقبل کے محققین کو تحقیق کے نئے آفاق دکھا سکتی تھیں ۔ سفارشات اور تجاویز درج ذیل ہیں ۔

- پاکستانی دساتیر میں مندرج "حقوقِ نسواں" کو عملاً خواتین تک پہنچایا جائے۔
- پاکستانی خواتین کی حالت اور ان کے مقام کو بہتر بنانے کے لئے ہر سطح پر ان کے لئے تعلیمی ادارے زیادہ سے زیادہ تعداد میں کھولے جائیں ۔
- پریس اور الیکٹرانک میڈیا کے وسیلے سے تعلیمِ نسواں کی ضرورت ، اہمیت اور طریقِ کار پر زیادہ سے زیادہ فیچرز اور خصوصی پروگرام پیش کئے جائیں ۔
- منصوبہ بندی کمیشن کے تجویز کردہ "نصاب برائے خواتین" پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے ۔
- پاکستان کی غیر حکومتی فلاحی تنظمیں (N.G.Os) خواتین کی تعلیم کے سلسلے میں بھر پور کردار ادا کریں اور حکومت ان تنظیموں کی ہر قدم پر حوصلہ افزائی کرے ۔
- ثانوی سطح پر خواتین کے لئے فنی و پیشہ ورانہ تعلیم کے فعّال ادارے زیادہ تعداد میں ہوں ۔

- تعلیمی اور تنظیمی اداروں میں خواتین کی قیادت پر مکمل اعتماد کیا جائے ۔
- خواتین کے لئے ہر سطح پر علیحدہ تعلیمی اداروں ، نصاب اور انتظامیہ کی فراہمی کو جلد از جلد عملی شکل دی جائے ۔
- صوبائی اور مرکزی سطح پر تعلیم کے انتظام اور نگرانی کے مجوزہ ماڈل کو ضروری ترمیم اور تبدیلی کے بعد عملاً نافذ کیا جائے ۔
- حکومت ، تعلیمِ نسواں کے جُداگانہ انتظام و انصرام کے لئے باقاعدہ بجٹ میں رقم مختص کرے ۔
- اس تحقیق میں تجویز کردہ ماڈل کے بارے میں پڑھے لکھے پاکستانی افراد (مرد اور خواتین) کے ایک بہت بڑے نمائندہ نمونے (Representative Sample) کی آراء لی جائیں اور ان کی روشنی میں اس ماڈل کی حیثیت اور عملی قدروقیمت کا تعیّن کیا جائے ۔
- پاکستان میں تعلیمِ نسواں کے انتظام و انصرام کی جداگانہ تشکیل کے سلسلے میں تجویز کردہ ماڈل کے نمونے پر اور ماڈل بنائے جائیں تاکہ ان کے تقابلی جائزے ، ارتباط و انجذاب اور تطہیر و تہذیب کے نتیجے میں بہترین عملی ماڈل حاصل کیا جا سکے ۔
- مستقبل کے محققین اُن پاکستانی خواتین کی کارکردگی ، مسائل اور رویّوں کا جائزہ لیں جو کسی بھی سطح پر تعلیمی انتظامیہ اور تعلیمی نگرانی کے شعبے میں سربراہ کے حیثیت سے اپنے فرائض نبھا رہی ہیں یا نبھا تی رہی ہیں ۔

- پاکستانی معاشرے میں مخلوط تعلیم کے محاسن و معائب کے مطالعہ کے لئے اُن خواتین کے ایک بہت بڑے نمونے کے رویّوں کی پیمائش کی جائے جو مخلوط تعلیم کے اداروں میں تدریس اور تنظیم کے کام میں مصروف ہیں یا کبھی ان اداروں سے منسلک رہی ہیں -
- زیرِ نظر تحقیق میں تعلیمِ نسواں اور خواتین کی تعلیم کے لئے جداگانہ ماڈل کے بارے میں رویّے کی سکیل کے ذریعے چند دانش وروں کی آراء کا شماریاتی جائزہ لیا گیا - جس کے نتائج مسئلے کی جُزوی تصویر پیش کرتے ہیں (نمونے کے بہت کم ہونے کی بنا پر تحقیق کا درجۂ جواز بھی کم ہے)

آئندہ اسی جائزے کو پھیلا کر تعلیم ، بیوروکریسی ، عدلیہ اور دوسرے شعبہ ہائے زندگی سے منسلک اہل الرائے (خواتین و حضرات) کے بہت بڑے نمونے سے آرا علی جائیں اور ان کے تجزیے سے اخذ کردہ نتائج کی روشنی میں خواتین کی جُداگانہ تعلیم کا زیادہ جاندار اور قابلِ عمل ماڈل تیار کیا جائے -

تحقیقی مقالہ بعنوان "پاکستان میں تعلیمِ نسواں کے انتظام و انصرام کی جُداگانہ تشکیل کے امکانات کا جائزہ" کو بہاءُ الدین زکریا یونیورسٹی ملتان کی جائزہ کمیٹی نے منظور کیا

1 ۔ ---------------- (سپروائزر)

2 ۔ ---------------- (ممبر)

3 ۔ ---------------- (ممبر)

اعتـــــرافـــــات

سب سے پہلے اپنے گائیڈ ڈاکٹر احمد فاروق مشہدی صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے ہر گام پر میری علمی اعانت فرمائی - انہوں نے صرف منزل کا نشان نہیں بتایا بلکہ تحقیق کے پُرخار راستے میں ہر دم میرے ساتھ رہے اور ہر ٹھوکر پر میری دستگیری فرمائی - اسی طرح ڈاکٹر مشہدی صاحب نے محض رہنمائی نہیں کی بلکہ رہبری کی ہے - میں دل کی گہرائیوں سے ڈاکٹر صاحب کا شکر گزار ہوں -

ڈاکٹر شمیم ترمذی صاحب نے اس تحقیق کی تکمیل کے سلسلے میں ایک عالِم محقق کا کردار ادا کیا - اپنی علمی فضلیت اور تحقیقی بصیرت کو کام میں لاتے ہوئے مجھے تمام مراحل سے کامران گزارا -

جناب حکیم محمد سعید (مرحوم) اور پروفیسر خورشید احمد صاحب کی خدمت میں ہدیۂ امتنان پیش کرتا ہوں کہ ان سے میری دیرینہ نیاز مندی میرے کام آئی اور انہوں نے تحقیق کی تکمیل کے سلسلے میں مجھے اپنے فاضلانہ مشوروں سے نوازا -

ڈاکٹر طاہر تونسوی صاحب کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں کہ انہوں نے میرے اندر علم و تحقیق کی لَو کو کبھی مدّھم نہیں ہونے دیا اور میرے تحقیقی کام میں میری بھرپور مدد فرمائی -

محمد جمیل صاحب، لائبریرین یونیسکو لائبریری اسلام آباد ، محمد عارف صاحب سپرنٹنڈنٹ لائبریری علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد اور ایم ظفر صاحب ، چیف لائبریری آفیسر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کا تہہ دل سے شکر گزار

ہوں کہ انھوں نے کتب کی فراہمی اور مواد کے حصول میں بطورِ خاص مدد فرمائی ۔

آخر میں برادرم اکبر آفتاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے مقالے کی ٹائپنگ میں رفتار اور معیار دونوں کو قائم رکھا ۔

ظ ۔ م ۔ خ

فہرست

باب	عنوانات	صفحہ
اول	تعارف	1
	مسئلے کا پس منظر	1
	بیانِ مسئلہ	8
	مقاصدِ تحقیق	8
	اہمیتِ موضوع	۹
	تحدیدِ موضوع	10
	طریقِ تحقیق	10
	مطالعہ کی تنظیم	10
دوم	تعلیمِ نسواں کی اہمیت	15
	تعلیمِ نسواں کی ضرورت	21
	تعلیمِ نسواں اور انسانی معاشرہ	28
	اسلامی معاشرہ ، خواتین اور تعلیمِ نسواں	43
	پاکستانی معاشرہ اور تعلیمِ نسواں	47
سوم	تعلیمِ نسواں کی جُداگانہ حیثیت کا مسئلہ	59
	حیاتیاتی پہلو	76
	پوشیدہ نصاب	79
	نفسیاتی پہلو	81
	معاشرتی فرق	86

صفحہ	عنوانات	باب
94	تعلیمِ نسواں کی علیحدگی اور اس کے مضمرات	چہارم
102	نصاب	
105	ابتدائی تعلیم	
106	ثانوی تعلیم	
107	اعلیٰ تعلیم	
108	خواتین کے لئے علیحدہ یونیورسٹی	
108	خواتین انتظامیہ	
119	تعلیمِ نسواں کی جداگانہ انتظامی ہئیت	پنجم
121	تعلیمی انتظامیہ کی خصوصیات	
123	تعلیمی انتظامیہ کی اہمیت اور مقاصد	
125	پاکستان میں تعلیمی انتظامیہ	
143	تعلیمِ نسواں کے نظامِ نگرانی کی ہئیت	ششم
147	نگرانی کی اقسام	
150	جدید نگرانی کی ماہئیت اور خصوصیات	
153	انتظامیات اور نگرانی کا فرق	
156	نگرانی کے وظائف اور دائرۂ کار	
157	نگرانی کے طریقے	
159	نگرانی کے اصول و مقاصد	
160	نگرانی کی تنظیم	
163	نگرانی کی منصوبہ بندی	

باب	عنوانات	صفحہ
ہفتم	تعلیم نسواں کے جداگانہ انتظام و انصرام کا مجوزہ ماڈل	185
	رویے کی پیمائش	185
	خواتین کی انتظامیہ	192
	صوبائی نظام نگرانی	193
	تعلیمی انتظامی ڈھانچہ	196
	رابطہ محکمہ	202
	نظام نگرانی	207
	• سفارشات	214
	• کتابیات	218
	• ضمیمہ	234

فہرست جدولیات

نمبر شمار	جدول کی نوعیت	صفحہ نمبر 1
3.1	مخلوط تعلیم کے بارے میں رائے (سروے انڈیا)	67
3.2	مخلوط تعلیم کے بارے میں رائے (سروے پاکستان)	68
4.6	ٹرینڈ ٹیچرز کی تعداد	100
4.2	تعلیمی انتظامی پوسٹوں کی تقسیم	111
5.1	وفاقی تعلیمی ڈھانچہ (تنظیمی ہئیت)	126
5.2	صوبائی تعلیمی تنظیمی ڈھانچہ	127
5.3	سکول ایجوکیشن (ایلی منٹری)	128
5.4	سکولوں میں نمائندگی بحثیت ٹیچر / منتظم	130
6.1	ثانوی سطح کا نظامِ نگرانی	175
6.2	ایلی منٹری سطح کا نظامِ نگرانی	176
6.3	غیر رسمی تعلیم میں نگرانی کا نظام	178
7.1	رویے کی سکیل پر انفرادی سکور	187
7.2	تعلیمِ نسواں کا مجوزہ خاکۂ نگرانی	192